احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

سوموار 27 جنوری 2014ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

سوموار 27 جنوری 2014ء 25 ربیع الاول 1435 ہجری 27 صلح 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 22

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ خطبہ جمعہ 12 فروری 2010ء میں فرماتے ہیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے بارہ میں مختار احمد صاحب ہاشمی ذکر کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے ہدایت فرمائی کہ اگر آپ کی نظر میں کوئی امداد کا مستحق ہو اور وہ خود سوال کرنے میں حجاب محسوس کرتا ہو تو ایسے افراد کا نام آپ اپنی طرف سے پیش کر دیا کریں۔ مگر یہ خیال رہے کہ وہ واقعی امداد کا مستحق ہے۔ چنانچہ مَیں اس عرصہ میں ہر موقع پر مستحق افراد کے نام پیش کر کے انہیں امداد دلواتا رہا ہوں۔ ایک دفعہ حضرت میاں صاحب نے چند غرباء کو رقم بطور امداد ادا کرنے کی مجھے ہدایت فرمائی۔ مگر میں خاموش ہو رہا اس پر حضرت میاں صاحب نے میری طرف دیکھتے ہوئے میری خاموشی کی وجہ دریافت فرمائی۔ مَیں نے عرض کیا کہ امدادی فنڈ ختم ہو چکا ہے اور کوئی گنجائش باقی نہیں رہی۔ آپ نے مشفقانہ نگاہوں سے میرے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے فرمایا کہ گھبرائیں نہیں۔ رقم اوورڈرا (Overdraw) کروالیں اور ان لوگوں کو ادا کر دیں۔ اللہ تعالیٰ بہت روپیہ دے گا چنانچہ اگلے چند دنوں میں ہی اس مد میں سینکڑوں روپے آ گئے۔

(حیات بشیر مصنفہ عبدالقادر سابق سوداگرمل صفحہ 271 مطبوعہ۔ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

صباح الدین صاحب کی حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے بارہ میں ایک روایت ہے۔ کہتے ہیں مَیں نے ان سے خود سنا ہے جب آپ انگلستان تشریف لائے تو اس دوران مختلف سفر بھی ہو رہے تھے۔ ایک کارخانہ بھی قادیان میں لگنا تھا شاید اس کے لئے کچھ چیزیں بھی خرید رہے تھے۔ یا اور معلومات لے رہے ہوں گے۔ بہرحال سفر کے دوران آپ نے اپنے ساتھ مدد کے لئے ایک انگریز بھی رکھا ہوا تھا۔ اس نے بتایا کہ سفر خرچ کا جو فنڈ ہے وہ ختم ہو رہا ہے اور اب سفر جاری رکھنا مشکل ہے۔ تو آپ نے فرمایا: فکر نہ کرو۔ انشاء اللہ انتظام ہو جائے گا۔ تو وہ شخص جو انگریز تھا۔ بہت حیران ہوا کہ اس ملک میں آپ اجنبی ہیں اور پھر یہاں رقم کا کیسے انتظام ہو سکے گا۔ حضرت میاں صاحب فرماتے ہیں کہ مَیں نے خدا سے دعا کی کہ خدا تو ہی اس پردیس میں ہماری مدد فرما۔ فرماتے ہیں کہ اگلے ہی روز ہم بازار سے جا رہے تھے کہ ایک شخص نے آپ کو روک لیا اور سینٹ سینٹ (Saint,Saint) پکارنے لگا۔ جس کے معنی ہیں ولی۔ اور ایک بڑی رقم کا چیک آپ کی خدمت میں پیش کر کے آپ سے دعا کی درخواست کی۔ تو وہ شخص جو آپ کا مددگار تھا اس واقعہ سے بڑا حیران ہوا اور کہنے لگا کہ واقعی آپ لوگوں کا خدا نرالا ہے۔

(ماخوذ از سیرت حضرت مرزا شریف احمد صاحب صفحہ 85-86 مطبوعہ ربوہ)

حضرت شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی بیان کرتے ہیں کہ سفر ڈلہوزی میں میرے ہمراہ میری اہلیہ اوّل، ان کے بھائی اکبر علی صاحب اور میرے بھائی امیر احمد صاحب سفر کر رہے تھے۔ ہم ایک سرکاری پردہ دار بَیلوں والے ٹانگہ میں تھے۔ تین چار ٹانگے ہندو کلرکوں کے بھی تھے۔ اس زمانہ میں وہی ذریعہ آمد و رفت تھا، لمبا سرکاری سفر تھا۔ تو ہم شام کے وقت 'دُنیرا' کے پڑاؤ پر پہنچے۔ وہاں کے ہندو سٹور کیپروں نے اپنے ہندو بھائیوں کو خیمے دے دیئے جن میں ان کے اہل و عیال اُتر پڑے اور مَیں کھڑا رہ گیا۔ ہرچند اِدھر اُدھر مکانات اور خیموں کی تلاش کی مگر بے سود۔ اکبر علی صاحب نے گھبرا کر مجھے کہا کہ رات سر پر آ گئی ہے اب کیا ہوگا؟ مَیں نے کہا خدا داری چہ غم داری۔ (کہ جو خدا پر بھروسہ کرے اسے کیا غم ہے۔) خدا ضرور کوئی سامان کر دے گا۔ اتنے میں ایک گھوڑ سوار آیا اور اس نے مجھ سے محبت سے سلام کیا اور کہا: ہیں! آپ کہاں؟ مَیں نے قصہ سنایا۔ کہنے لگا آپ ذرا ٹھہریں مَیں ابھی آتا ہوں۔ تھوڑی دیر میں وہ ایک خیمہ اور گھاس لایا اور چند سپاہی بھی۔ جن کے ذریعہ اس نے خیمہ لگوایا اور گھاس اس میں بچھا کر کہا اپنے گھر والوں کو اس میں اتار دیں۔ پھر ایک اور خیمہ بطور بیت الخلاء کے لگوا دیا۔ پھر کہا کہ میں آپ کے لئے کھانا لاتا ہوں مگر کچھ دیر ہو جائے گی آپ معاف کریں۔ چنانچہ ضروری سامان پانی وغیرہ بھجوا کر خود قریباً گیارہ بجے رات کے کھانا زردہ، دال روٹی وغیرہ لایا اور معذرت کرنے لگا کہ چونکہ دیر ہو گئی تھی اس لئے گوشت نہیں مل سکا۔ دال ہی مل سکی ہے آپ یہی قبول فرمائیں۔ پھر پوچھنے پر کہنے لگا آپ مجھے نہیں جانتے۔ مَیں نے کہا معاف کریں۔ مجھے آپ سے ایک دفعہ کی ملاقات کا شبہ پڑتا ہے وہ بھی کچھ یاد نہیں کہاں ہوئی تھی۔ تو اس نے کہا آپ نے میری درخواست لکھی تھی جس پر مجھے دفعداری مل گئی تھی۔ (سرکاری نوکری کی پروموشن ہو گئی تھی)۔ اس لئے مَیں آپ کا شکرگزار ہوں اور کہا اب رات بہت ہو گئی ہے میں جاتا ہوں اور چند آدمی چھوڑ گیا جو رات کو پہرہ دینے والے تھے تاکہ وہاں کوئی سامان وغیرہ چوری نہ ہو اور کہتے ہیں اس کے بعد مَیں نے سجدات شکر ادا کئے اور اللہ تعالیٰ کی اس بندہ نوازی نے میرے ایمان میں بڑی ترقی بخشی۔

(ماخوذ از رفقاء احمد جلد سوم صفحہ 79-80۔ جدید ایڈیشن۔ مطبوعہ قادیان)

صلہ رحمی کا اعلیٰ نمونہ

جنگ حنین میں بنو ہوازن کے قریباً چھ ہزار قیدی مسلمانوں کے ہاتھ آئے۔ ان میں حضرت حلیمہ سعدیہؓ کے قبیلہ والے اور ان کے رشتہ دار بھی تھے جو وفد کی شکل میں رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور رسول اللہ کی رضاعت کا حوالہ دے کر آزادی کی درخواست کی۔ (یعنی یہ حوالہ دیا کہ حضرت حلیمہ اس قبیلے کی ہیں، ان کا دودھ آنحضرت ﷺ نے پیا ہوا ہے) تو آنحضرت ﷺ نے انصار اور مہاجرین سے مشورہ کے بعد سب کو رہا کر دیا۔

(طبقات ابن سعد جلد اول صفحہ 114،115۔ بیروت 1960ء)

مدرسۃ الحفظ میں داخلہ

مدرسۃ الحفظ میں داخلہ سال 2014ء کے لئے داخلہ فارم یکم اپریل تا 20 مئی 2014ء مدرسۃ الحفظ سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ داخلہ فارم مکمل کرنے کے بعد مدرسۃ الحفظ میں جمع کروانے کی آخری تاریخ 20 مئی 2014ء ہے۔ مقررہ تاریخ کے بعد کوئی فارم وصول نہیں کیا جائے گا۔ نامکمل فارم پر کارروائی ممکن نہیں ہو گی۔ داخلہ فارم حاصل کرنے اور واپس جمع کروانے کا وقت صبح 7:30 تا 12:00 بجے ہے۔ تمام احباب سے گزارش ہے کہ مقررہ اوقات میں تشریف لائیں۔ فارم کے ہمراہ مندرجہ ذیل سرٹیفیکیٹ لف کریں۔

1۔ برتھ سرٹیفیکیٹ کی فوٹو کاپی
2۔ پرائمری پاس سرٹیفیکیٹ کی فوٹو کاپی

(انٹرویو کے وقت اصل سرٹیفیکیٹ ہمراہ لانا ضروری ہیں)

نوٹ: فارم پر صدر/امیر جماعت کی تصدیق ضروری ہے۔

اہلیت:

1۔ امیدوار کے لئے ضروری ہے کہ 31 مئی 2014ء تک اس کی عمر 12 سال سے زائد نہ ہو۔
2۔ امیدوار پرائمری پاس ہو۔
3۔ امیدوار نے قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ مکمل پڑھا ہو۔

انٹرویو:

1۔ ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 7 جون کو صبح 5:30 بجے مدرسۃ الحفظ میں ہوگا۔
2۔ بیرون ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 9,8 جون کو صبح 5:30 بجے مدرسۃ الحفظ میں ہوگا۔

باقی صفحہ 8 پر

مرسلہ: وکیل المال اول تحریک جدید

تحریک جدید کی کامیابی کے لئے قربانیوں کی ضرورت

1934ء میں سیدنا حضرت مصلح موعود نے احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

”آپ لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہ وقت بہت نازک ہے۔ ہر طرف سے مخالفت ہو رہی ہے اور اس کا مقابلہ کرتے ہوئے سلسلہ کی عزت اور وقار کو قائم رکھنا آپ لوگوں کا فرض ہے پس جیسا کہ......بعض افراد نے ہتک کی ہے (مخالفین) کا بھی چیلنج موجود ہے اب آپ لوگوں کا کام ہے کہ ہتک کا بھی ازالہ کریں اور چیلنج کا بھی جواب دیں اور ان دونوں باتوں کے لئے جو بھی قربانیاں کرنی پڑیں کریں اس کے لئے میں آپ لوگوں سے ایسی بھی قربانیوں کا مطالبہ کروں گا جن کا پہلے مطالبہ نہیں کیا گیا اور ممکن ہے پہلے وہ معمولی نظر آئیں مگر بعد میں بڑھتی چلی جائیں۔ اس لئے ہر گوشہ کے احمدی اس کے لئے تیار رہیں اور جب آواز آئے تو فوراً لبیک کہیں۔ ممکن ہے میری دعوت پہلے اختیاری ہو یعنی جو چاہے شامل ہو میں امید کرتا ہوں کہ جس قدر میرا مطالبہ ہوگا اس سے کم طاقت خرچ نہ ہوگی اور جماعت کا ہر شخص قربانی کیلئے تیار رہے گا“۔

(مطالبات ص 4، خطبہ جمعہ 16 نومبر 1934ء)

یہ اعلان حضرت مصلح موعود نے تحریک جدید کے آغاز میں جماعت کے سامنے کیا جس پر خدا کی پیاری جماعت نے والہانہ لبیک کہا۔ اس وقت جماعت اپنے آپ کو دشمنوں میں گھری ہوئی محسوس کرتی تھی مگر اس 80 سال کے عرصہ میں جو ترقیات کے نظارے جماعت احمدیہ نے دیکھے ہیں وہ دنیا والوں کو حیران کر دیتے ہیں۔ قادیان سے نکلی ایک آواز دنیا کے کونے کونے تک پہنچ چکی ہے اور آج اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے دنیا کے 204 ممالک میں جماعت احمدیہ کا قیام ہو چکا ہے۔ جہاں دنیا والوں کے لئے یہ نا قابل یقین نظارہ ہے وہاں احمدیوں کے دل خدا تعالیٰ کی حمد سے بھرے پڑے ہیں کہ کس طرح خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی مدد کو آتا ہے اور کس طرح حضرت مسیح موعود کا الہام ”میں تیری (دعوت) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“ پورا ہو رہا ہے۔ ہمیں آج وہ دن دور نہیں نظر آتا جب پوری دنیا کو آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے لایا جائے گا اور خدا تعالیٰ کی بادشاہت اس دنیا میں قائم ہو جائے گی۔ پس اب جماعت احمدیہ کا دنیا میں ایک نام ہے اور دنیا والوں کی نظریں اس جماعت پر ہیں تو ہمیں اس وقت کی آواز کو محسوس کرتے ہوئے اپنے کام کی رفتار کو بڑھانا ہوگا۔ اکناف عالم میں بیوت الذکر اور مشن ہاؤسز کی تعمیر کرنے کا اور لٹریچر کی اشاعت کو بڑھا کر دین حق کی حقیقی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کا خدا تعالیٰ نے ہمیں زریں موقع عطا فرمایا ہے۔ یہ موقع تحریک جدید جیسی الٰہی تحریک سے وابستہ ہے۔ جیسا کہ ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”آج ہم جو (بیوت الذکر) بنا رہے ہیں یا مشن ہاؤسز کھول رہے ہیں سنٹرز لے رہے ہیں اور جماعتوں کی تعداد بڑھ رہی ہے یہ تحریک جدید کا ہی ثمرہ ہے“۔ (الفضل 16 دسمبر 2008ء)

نیز فرمایا: ”فی زمانہ (دعوت الی اللہ) کے لئے لٹریچر، کتب کی اشاعت بڑی ضروری ہے۔ (مربیان) کا انتظام ہے، (بیوت الذکر) اور مشن ہاؤسز کی تعمیر ہے اور دوسرے ذرائع جو آج کل کے تیز زمانے میں میڈیا میں ایجاد ہوئے ہیں، ان سب کے لئے مالی قربانیوں کی ضرورت ہوتی ہے“۔ (الفضل 3 جنوری 2012ء)

”پس اس امر کی ضرورت ہے کہ (دعوت الی اللہ) کے کام کو وسیع کیا جائے۔ یہ کام ہم سے قربانیوں کا مطالبہ کرتے ہیں اور ہم سب کا فرض ہے کہ ہم اس میں حصہ لیں۔ سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں: ”غرض ہمارا اشاعت (دین حق) کا کام ہر روز بڑھے گا اور اخراجات بھی بڑھیں گے جو آپ کو بہر حال برداشت کرنے پڑیں گے ہمارے ملک میں ایک مثال ہے اور بڑی سچی ہے کہ اونٹ شور مچاتے ہی لادے جاتے ہیں۔ اسی طرح تم بھی جس قدر شور مچاؤ تمہیں (دعوت الی اللہ) کا کام بہر حال کرنا پڑے گا۔ اس سے تمہارا پیچھا نہیں چھوٹے گا۔ کیونکہ جب تم احمدی ہوئے تھے۔ تو تم نے مان لیا تھا......اور اگر تم بہترین (-) ہو تو تمہیں وہ کام کرنا پڑے گا جو خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں بہترین امت کا بیان کیا ہے۔ یا تو تم کہہ دو کہ ہم اچھے نہیں۔ ہم سے عیسائی اور یہودی اچھے ہیں اور اگر تم اچھے ہو تو تمہیں اشاعت (دین حق) کا کام بھی کرنا پڑے گا“۔ (سبیل الرشاد جلد اوّل ص 210)

پس جہاں جماعت احمدیہ کی تاریخ احباب جماعت کی قربانیوں سے سجی ہوئی ہے وہاں اس کا مستقبل مزید بڑی قربانیوں کا مطالبہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو گزشتہ سال سے بڑھ چڑھ کر وعدہ جات تحریک جدید لکھوانے اور ادائیگی کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور تحریک جدید کے لئے ہماری قربانیوں کو قبول فرما کر ہمیں فتح مبین جلد دکھلائے۔ آمین

☆......☆......☆......☆

غزل

دن مسافت ہے شب مسافت ہے
جاودانی تو بس خلافت ہے

ہم تو جاہل تھے ہم تو مردے تھے
یہ خلافت کی سب کرامت ہے

جس کو چاہے یہ معتبر کر دے
اس کے ہاتھوں میں سب حکومت ہے

اس کی برکت سے ہم فقیروں کی
بادشاہوں پہ بادشاہت ہے

پھول چہرے پہ جاں فدا اپنی
پھول چہرہ ہی اس کی زینت ہے

ایک سے بڑھ کے ایک شہزادہ!
ایک سے بڑھ کے ایک رحمت ہے

ہم ہیں نورِ نظر، عدو مردہ
اپنی اپنی ہی سب کی قسمت ہے

آ دلوں سے نکال کر تو دِکھا
آ کچھ ایسا تو کر جو ہمت ہے

جسم کو چیر دے تو بسم اللہ!
زندگی موت کی امانت ہے

کربلائیں ہزار دیکھی ہیں
مسکرانا ہماری فطرت ہے

گالیاں سن کے دے رہے ہیں دُعا
اک مسیحا کی یہ نصیحت ہے

محمد مقصود احمد منیبؔ

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم مظفر احمد درّانی صاحب

نماز کے فوائد و برکات

اطمینان اور سکینت قلب کے لئے نماز سے بڑھ کر اور کوئی ذریعہ نہیں

اپنی عاجزی وفروتنی اور خدا تعالیٰ کی عظمت وتکریم کے اظہار کے لئے کبھی دست بستہ کھڑے ہونے، کبھی اس کی کبریائی کو سلام کرنے کے لئے اس کے سامنے جھکنے، کبھی بے نفسی وانکساری سے اپنی پیشانی کو اس کے در پر رکھ دینے اور کبھی کمال ادب سے دوزانو ہو کر اس کے سامنے بیٹھ جانے کا نام نماز ہے۔

انسان ہر وقت محتاج اور خدا کے در کا فقیر ہے۔ اپنے عجز و نیاز اور کمزوریوں کو خدا کے سامنے پیش کرنے، اور اسی سے اپنی حاجت روائی چاہنے، ایک سائل اور فقیر کی طرح کبھی اس کی تسبیح وتحمید وتقدیس کرنے، اس کی عظمت وجبروت کا اقرار کرنے اور اس کے جمال وجلال کا تصور کر کے اس کی رحمت وبخشش کو جنبش دلانے اور پھر اسی سے طلب کرنے کا نام نماز ہے۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

''نماز کیا چیز ہے۔ نماز دراصل رب العزت سے دعا ہے جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا اور نہ عاقبت اور خوشی کا سامان مل سکتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ اس پر اپنا فضل کرے گا اس وقت اسے حقیقی سرور اور راحت ملے گی۔ اس وقت سے اس کو نمازوں میں لذت اور ذوق آنے لگے گا۔ جس طرح لذیذ غذاؤں کے کھانے سے مزا آتا ہے اسی طرح پھر گریہ وبکا کی لذت آئے گی۔ اور یہ حالت جو نماز کی ہے، پیدا ہو جائے گی۔ اس سے پہلے جیسے کڑوی دوا کو کھاتا ہے تا کہ صحت حاصل ہو، اسی طرح بے ذوقی نماز کو پڑھنا اور دعائیں مانگنا ضروری ہیں۔''

(ملفوظات جلد دوم ص 615)

نماز اطمینان قلب کا ذریعہ

اہلِ دنیا سکون واطمینان کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں، کیونکہ ہر انسان ہی اس کا طالب اور خواہش مند ہے۔ لیکن یہ دولت روپے پیسے یا دوا دارُو اور تعویذ گنڈے سے حاصل نہیں ہو سکتی بلکہ نماز سے مل سکتی ہے جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا سکون واطمینان نماز میں ہے۔

(سنن نسائی کتاب عشرة النساء باب حب النساء)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

''نماز سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں ہے کیونکہ اس میں حمد الٰہی ہے، استغفار ہے اور درود شریف۔ تمام وظائف اور اوراد کا مجموعہ یہی نماز ہے اور اس سے ہر قسم کے غم وہم دور ہوتے ہیں اور مشکلات حل ہوتی ہیں۔ آنحضرت ﷺ کو اگر ذرا بھی غم پہنچتا تو آپ نماز کے لیے کھڑے ہو جاتے اور اسی لیے فرمایا ہے: الا بذکر اللّٰہ ......۔ اطمینان اور سکینت قلب کے لیے نماز سے بڑھ کر اور کوئی ذریعہ نہیں۔''

(ملفوظات جلد سوئم صفحہ 310، 311)

''یقیناً یاد رکھو کہ ہمیں اور ہر ایک طالب حق کو نماز جیسی نعمت کے ہوتے ہوئے کسی بدعت کی ضرورت نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ جب کسی تکلیف یا ابتلاء کو دیکھتے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاتے تھے اور ہمارا اپنا اور ان راستبازوں کا جو پہلے ہو گزرے ہیں ان سب کا تجربہ ہے کہ نماز سے بڑھ کر خدا کی طرف لے جانے والی کوئی چیز نہیں۔''

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 93)

نماز خدا تک پہنچنے کی گاڑی ہے

کسی منزل پر پہنچنے کے لئے کوشش، محنت، لگن اور تسلسل کی ضرورت ہوتی ہے۔ جتنی منزل دور ہو اتنا ہی زادِ راہ کا زیادہ انتظام کرنا پڑتا ہے۔ خدا تعالیٰ تک پہنچنا اور اسے پانا ہی ہمارا مقصد ہے اور یہی ہماری منزل ہے۔ اس منزل تک پہنچنے کے لئے نماز ایک گاڑی اور سواری ہے جس پر سوار ہو کر ہم جلد تر اس تک پہنچ سکتے ہیں۔ لیکن جس نے نماز ہی ترک کر دی وہ کیا پہنچے گا۔

کام مشکل ہے بہت منزلِ مقصود ہے دور
اے میرے اہلِ وفا سست کبھی گام نہ ہو

نماز کنجی ہے

کسی بھی بند چیز کو کھولنے کے لئے کنجی اور چابی کی ضرورت ہوتی ہے جس کے ساتھ اسے کھولا جا سکتا ہے۔ یاد رکھیں کہ نماز قبولیتِ دعا کی کنجی ہے۔ اس لئے جب نماز پڑھو تو اس میں خوب دعائیں کرو۔ ادعیۃ القرآن اور ادعیۃ الرسولؐ کے بعد اپنی زبان اور اپنے الفاظ میں عاجزانہ دعائیں کرو تا کہ تمہارے دلوں میں عجز و نیاز پیدا ہو جو رحمتِ الٰہی کو کھینچے گا۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

''اگر دس دن بھی نماز کو سنوار کر پڑھیں تو تنویرِ قلب ہو جاتی ہے۔ یاد رکھو رسم اور چیز ہے اور صلوٰۃ اور چیز۔ صلوٰۃ ایسی چیز ہے کہ اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے قرب کا کوئی ذریعہ نہیں۔ یہ قُرب کی کنجی ہے اس سے کشوف ہوتے ہیں۔ اسی سے الہامات اور مکالمات ہوتے ہیں۔ یہ دعاؤں کے قبول ہونے کا ایک ذریعہ ہے۔ لیکن اگر کوئی اس کو اچھی طرح سمجھ کر ادا نہیں کرتا تو وہ رسم اور عادت کا پابند ہے''

(الحکم قادیان 24 اکتوبر 1902ء ص 11، 12)

اللہ تمہیں یاد رکھے گا

اللہ تعالیٰ کا حکم اور وعدہ ہے: اُذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ (البقرة:153) کہ تم مجھ کو یاد رکھو اور میری عبادت کرتے رہو، میں بھی تم کو یاد رکھوں گا۔ پس جو لوگ ذکرِ الٰہی اور نمازوں کے ذریعہ یادِ خدا میں مست رہتے ہیں، خدا تعالیٰ بھی ان کی ہر خوشی اور مصیبت کے وقت ان کو یاد رکھتا اور ان کی حفاظت وبخشش کا انتظام کرتا ہے۔ جسے خدا یاد رکھے، جس کا خدا محافظ ہو اسے کون نقصان پہنچا سکتا ہے۔

خدا کی مدد نماز سے ملتی ہے

ہر مومن اللہ کی مدد کا محتاج اور طلبگار رہے جس کے حصول کا طریقہ خود خدا نے ان الفاظ میں بیان فرما دیا ہے: وَاسْتَعِیْنُوْا...... (البقرة:154) یعنی صبر واستقلال اور نماز کے ساتھ خدا سے مدد چاہو۔ پس نماز میں طلب کی گئی نصرتِ الٰہی جلد انسان تک پہنچتی ہے۔

وقت کی پابندی

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اِنَّ الصَّلٰوۃَ...... (النساء:104) کہ یقیناً نماز مومنوں پر ایک وقتِ مقررہ پر ادا کرنا فرض کی گئی ہے۔ روزانہ مقررہ اوقات پر پانچ نمازیں پڑھنا انسان کو بہت ہی وقت کا پابند بنا دیتا ہے، جس کی زندگی اور اس کے پروگرام بڑے organized اور disciplined اور باسلیقہ ہو جاتے ہیں۔ اور وہ اپنے ہر کام کو وقت پر سرانجام دینے کا عادی ہو جاتا ہے۔

سننے والا آخر بولنے لگتا ہے

نماز میں ہم ایک بالا ہستی خدائے ذوالجلال کے سامنے بأدب حاضر ہوتے ہیں، اپنی حاجات وضروریات اس کے سامنے پیش کرتے ہیں اور کرتے چلے جاتے ہیں۔ حقیقی اور سچی نماز کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ وہ وقت جلد آ جاتا ہے کہ وہ خدا جو سنا کرتا تھا، اب بولنے لگتا ہے اور بندہ کی عجز و نیاز کا جواب دیتا ہے اور اس کی دعاؤں اور التجاؤں کو قبول کر کے اس کی تسلی وتشفی کے سامان کرتا ہے۔ حقیقی نماز کے علاوہ ایسا ہرگز ممکن نہیں ہے۔ پس وہ محروم لوگ جن کا خدا نہ سنتا ہے، نہ بولتا ہے اور نہ جواب دیتا ہے، ان کا کیا دین اور کیا ایمان ہے۔ وہ کس امید پر اور کس مقصد سے اپنے اوقات ضائع کرتے ہیں کیونکہ ان کا خدا تو ایک بُت سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔

نماز اصلاح کی ضامن ہے

اللہ تعالیٰ نماز کے ایک بہت بڑے فائدہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے: اَقِمِ الصَّلٰوۃَ ...... (العنکبوت:46) کہ نماز کو اس کی سب شرائط کے ساتھ ادا کر۔ یقیناً نماز سب بری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

''پس نماز باجماعت کی عادت ڈالو اور اپنے بچوں کو بھی اس کا پابند بناؤ۔ کیونکہ بچوں کے اخلاق اور عادات کی درستی اور اصلاح کے لئے میرے نزدیک سب سے زیادہ ضروری امر نماز باجماعت ہی ہے مجھے اپنی زندگی میں اتنے لوگوں سے ملنے اور مختلف حالات کی جانچ پڑتال کا موقع ملا ہے اور ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے میری طبیعت کو ایسا حساس بنایا ہے کہ سو سال کی عمر پانے والے بھی اپنی عمر کے تجربوں کے بعد دنیا کی اونچ نیچ اور اچھے برے کو اتنا محسوس نہیں کر سکتے جتنا میں محسوس کرتا ہوں۔ اور میں نے اپنے تجربہ میں نماز باجماعت سے بڑھ کر اور کوئی چیز نیکی کے لئے ایسی مؤثر نہیں دیکھی۔ سب سے بڑھ کر نیکی کا اثر کرنے والی نماز باجماعت ہی ہے۔ اگر میں اِنَّ الصَّلٰوۃَ ...... کی پوری پوری تشریح نہ کر سکوں تو میں اپنا قصور سمجھوں گا ورنہ میرے نزدیک نماز باجماعت کا پابند خواہ اپنی بدیوں میں ترقی کرتے کرتے ابلیس سے بھی آگے نکل جائے پھر بھی میرے نزدیک اس کی اصلاح کا موقعہ ہاتھ سے نہیں گیا ایک شمہ بھر اور ایک رائی کے برابر بھی میرے خیال میں نہیں آتا کہ کوئی شخص نماز باجماعت کا پابند ہو اور پھر اس کی اصلاح کا کوئی موقعہ نہ رہے، خواہ وہ کتنا ہی بدیوں میں مبتلا کیوں نہ ہو گیا ہو۔ نیکی کے متعلق نماز کے مؤثر ہونے کا مجھے اتنا کامل یقین ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بھی کہہ سکتا ہوں کہ نماز باجماعت کا پابند خواہ کتنا ہی بداعمال کیوں نہ ہو گیا ہو اس کی ضرور اصلاح ہو سکتی ہے اور وہ ضائع نہیں ہوتا۔ اور میں شرح صدر سے کہہ سکتا ہوں کہ آخری وقت تک اس کے لئے اصلاح کا موقع ہے، مگر وہ نماز باجماعت کا پابند اس رنگ میں ہو کہ اس کو اس میں لذت اور سرور حاصل ہو۔

(تفسیر کبیر جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 652)

چار قسم کے کمالات

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود نے اپنی معرکة

باقی صفحہ 6 پر

مکرم محمد نواز مومن صاحب

استاذی المحترم

حضرت مولانا ظفر محمد ظفر صاحب کی یاد میں

علم و ادب کے بحرِ ذخار، ثبات و استقامت کے کوہسار، خاکِ راہ احمد مختار، بلوچی روایات کے مطابق مہمان نواز، بلا کے ذہین، فقیر طبع عربی، فارسی اور اردو زبان کے عدیم النظیر شاعر، خاندان کی وجاہت اور اپنے کردار کی نجابت کے اعتبار سے عظیم انسان تھے۔

یہ تھے میرے جلیل القدر استاد حضرت مولانا ظفر محمد ظفر صاحب دیدہ پُرنم کے ساتھ چند ایسے واقعات سپرد قلم کر رہا ہوں جو ان کی وسعت علمی، اخلاقی بلندی اور حق گوئی پر روشنی ڈالتے ہیں۔

ڈاکٹر غلام جیلانی برق کے چیلنج کا جواب

ڈاکٹر غلام جیلانی برق کا نام محتاج تعارف نہیں، آپ نے جماعت احمدیہ کو بھی اپنی تنقید کا نشانہ بنایا ہے اور ''حرف محرمانہ'' کے نام سے ایک کتاب جماعت کے خلاف لکھی ہے اور اس میں بے جا تعلّی سے کام لیتے ہوئے ایک چیلنج بھی دیا ہے۔ ہمارے خیال میں اگر برق صاحب وہ چیلنج نہ دیتے تو ان کی علمیت اور تنقیدی صلاحیتوں کا بھرم قائم رہتا۔ اس چیلنج نے ان کی لٹیا ہی ڈبو کر رکھ دی ہے۔ برق صاحب نے اپنے چیلنج میں لکھا ہے کہ دنیا کی کسی زبان میں کوئی ایسا مضاف موجود نہیں جو مضاف الیہ کا مالک ہو اور پھر آپ نے ایک لمبی فہرست دے کر اپنے چیلنج کو مبرہن کیا ہے۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے اور یہ 1955ء کی ایک سرد صبح کا واقعہ ہے، استاذی المحترم میرے کمرے میں تشریف لائے اور فرمایا کرسی دھوپ میں رکھ دو، ہمیں ایک چیلنج کا سامنا ہے اور میں اس کا جواب لکھنا چاہتا ہوں، میں نے صحن میں کرسی رکھ دی اور آپ برق صاحب کے چیلنج کا جواب تحریر کرنے لگے آپ نے برق صاحب کو لکھا۔

میں نے آپ کے چیلنج کا بغور مطالعہ کیا ہے اور اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ آپ کو قرآن کریم کا قطعاً کوئی مطالعہ نہیں ہے۔ اگر چیلنج دینے سے پہلے آپ قرآن کریم کا مطالعہ کرتے تو اس کا جواب اس میں آپ کو مل جاتا اور یہ زحمت آپ کو نہ اٹھانا پڑتی۔ آپ نے لکھا ہے کہ دنیا کی کسی زبان میں ایسا کوئی مضاف نہیں جو مضاف الیہ کا مالک ہو۔

آپ ذرا سورہ فاتحہ کا مطالعہ کیجئے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ رب العالمین اس میں رب مضاف ہے اور العالمین مضاف الیہ ہے اور رب جو مضاف ہے، وہ العالمین کا مالک اور خالق ہے۔ پھر فرماتا ہے مالك يوم الدين اس میں مالک مضاف ہے اور يو م الدين مضاف الیہ ہے۔ اس میں بھی مضاف، مضاف الیہ کا مالک اور خالق ہے۔ پھر آپ نے رب النّاس، ملك النّاس، الٰہ النّاس، رب الفلق وغیرہ آیات کی بیشمار مثالیں پیش کر کے انہیں لکھا کہ آپ مجھے اس کا جواب دیں۔ آپ نے برق صاحب کو رجسٹرڈ لیٹر لکھا اور اس کی وصولی کی رسید بھی آپ کو بذریعہ ڈاک موصول ہوئی۔ استاذی المحترم نے برق صاحب کو ایک شعر بھی لکھا۔ ؎

جو تو دل لگا کے پڑھ لے سخن ہائے عارفانہ
تجھے بھول جائے یکسر تیرا حرفِ محرمانہ

برق صاحب نے مولوی ظفر صاحب کے اس علمی محاسبہ کا جواب نہ دیا لیکن اپنی کتاب رمز ایمان سال اشاعت 1976ء میں ضمیمہ نمبر 1 میں اعترافات کے زیر عنوان اپنے بعض نظریات میں تبدیلی کا اعتراف کیا اور علمی لغزش کے عنوان سے اپنی بعض کتابوں کی کچھ اغلاط کو بیان کیا ہے، مثلاً نمبر 4 حرف محرمانہ کے بارے میں لکھا ہے کہ صفحہ نمبر 21 کی آخری سطر نحو کی رو سے صفحہ نمبر 23 کی دوسری سطر کسی زبان میں نہیں مل سکتی، تک خارج از کتاب۔ بہر حال اپنی غلطی کو انہوں نے تسلیم کر لیا۔

برق صاحب نے جس ناتمام انداز سے اپنی غلطی کا اعتراف کیا ہے وہ اُن کے طرز تحریر سے عیاں ہے، اس سے قاری کے پلے کچھ نہیں پڑتا، چاہئے تھا کہ اس شخص کا شکریہ ادا کرتے جس نے ان کی علمی راہنمائی کی اور نہ انہوں نے یہ واضح کیا ہے کہ اس میں مجھ سے کیا غلطی ہوئی ہے، اور کیوں یہ سطور خارج از کتاب ہیں،

ازاں بعد محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے ''حرف محرمانہ'' کا جواب، ''تحقیق عارفانہ'' کے نام سے دیا اور یہ نام بھی استاذی المحترم مولانا ظفر صاحب کا ہی تجویز کیا ہوا ہے۔ نیز آپ نے ''حرف محرمانہ'' کے جواب میں جو کچھ لکھا ہوا تھا۔ وہ قاضی صاحب کے سپرد کر دیا اور انہوں نے اس کا مدلل جواب لکھا۔

علم عروض کے متعلق پانچ اشعار

علم عروض ایک خاصا مشکل علم ہے اور بڑے بڑے جغادری اس میں سکندری کھا جاتے ہیں مگر استاذی المحترم اس علم میں اعلیٰ درجہ کی مہارت رکھتے تھے اور یہ ایک حقیقت ہے کہ آپ نے جب بھی اس کے متعلق کوئی بات فرمائی وہ حرف آخر کی حیثیت رکھتی تھی۔

خاکسار جب فاضل عربی کے امتحان کی تیاری کر رہا تھا تو ایک دن میں نے استاذی المحترم سے عرض کیا کہ علم عروض کو پانچ دائروں میں بیان کیا گیا ہے اور ہر دائرے میں متعدد بحریں ہیں پھر ان کے مختلف اوزان ہیں۔ جن کے یاد کرنے میں خاصی مشقت برداشت کرنی پڑتی ہے مجھے کوئی ایسا طریق بتائیں جس سے فوراً دائرے کا پتہ چل جائے اور بحر بھی معلوم ہو جائے اور اس کا وزن بھی معلوم ہو جائے۔ آپ نے تبسم فرمایا اور باہر کی طرف چل دیئے۔

ایک دن صبح صبح تشریف لائے اور فرمایا۔ آپ کی الجھن کو میں نے حل کر دیا ہے۔ قلم لے آؤ اور لکھو آپ نے مجھے پانچ اشعار لکھوائے۔ جن میں دائرے کا نام بھی تھا اور اس میں جو بحریں استعمال ہوتی ہیں ان کے نام بھی تھے اور ان کے اوزان معلوم کرنے کا طریق بھی تھا۔ میں نے آپ کی ہدایت کے مطابق جب ان اشعار کی آزمائش کی، تو علم عروض میرے لئے اس قدر آسان ہو گیا کہ چند دن کی مشق کے بعد میں خود کو عروضی خیال کرنے لگا۔

اس بات کی توضیح کیلئے ایک شعر تحریر کرتا ہوں جس سے آپ خود اندازہ کر لیں گے کہ استاذی المحترم کو اللہ تعالیٰ نے کس قدر زرخیز ذہن عطا فرمایا تھا۔ علم عروض کے ایک دائرہ کو مشتبہ کہتے ہیں اس میں نو بحریں استعمال ہوتی ہیں۔

1۔ سریع، 2۔ جدید، 3۔ قریب، 4۔منسرح، 5۔ خفیف، 6۔ مضارع، 7۔مقتضب، 8۔ مجتث 9۔ مشاکل

استاذی المحترم نے اسے لباس شعر میں یوں بیان کیا۔ ؎

يَا مُشْتَبِه مَاظَالِمًا مَنْ سَمَّاك
سَرُ، جَدُ، قَرِي، مَنُ، خَفُ، مضَا، مق، مَجُ، شَاك

اس میں آپ نے ہر بحر کے پہلے حروف کو لے کر شعر بنایا ہے تا پتہ چل جائے کہ اس میں فلاں فلاں بحر استعمال ہوئی ہے اور ہر بحر کے وزن معلوم کرنے کا طریق یہ ہے کہ تین تین بحروں کو ملا کر پڑھا جائے تو بحر کا وزن معلوم ہو جاتا ہے۔ مثلاً آپ کو بحرِ سریع کا وزن معلوم کرنا مطلوب ہے تو آپ اسے یوں پڑھیئے۔

سرجد قری، من خف مضا، مق مج شاك
ستفعلن مستفعلن ۔ مفعولات

خلاصہ کلام یہ کہ آپ جس بحر کا وزن معلوم کرنا چاہیں، اسی سے آغاز کریں اور دائرے کی صورت میں اس کے پہلے حرف پہ آ کر ختم کر دیں۔ میں ایک اور مثال کے ذریعے اس کی توضیح کرتا ہوں مثلاً آپ بحر منسرح کا وزن معلوم کرنا چاہتے ہیں تو آپ اسے یوں پڑھیئے۔

من خف مضا مق مج شاك سرجد قری
مستفعلن مفعولات مستفعلن

اس طرح آپ ہر بحر کا وزن آسانی کے ساتھ معلوم کر سکتے ہیں، استاذی المحترم نے سمندر کو کوزے میں بند کر دیا ہے اور یہ ایک ایسی علمی بات ہے جس کے موجد اور خاتم آپ ہی ہیں آپ سے پہلے کسی شخص نے اسے اس رنگ میں بیان نہیں کیا۔ اللهم اغفر له وارحمه۔

ان دو علمی باتوں کے بعد میں آپ کے سامنے آپ کی سیرت کی چند جھلکیاں پیش کرنا چاہتا ہوں جن سے قارئین کرام کو معلوم ہو گا کہ آپ اپنے کردار و عمل کے لحاظ سے بھی ایک نادرۂ روزگار شخصیت تھے۔

توکل علی اللہ

سب سے پہلے میں آپ کے توکل کا ایک واقعہ بیان کرتا ہوں۔ مجھے نہایت قریب سے آپ کو دیکھنے کا موقعہ ملا ہے آپ کو اللہ تعالیٰ کی ذات پر بے انتہا توکل تھا۔ باوجود عسرت کے آپ نے کسی کے آگے دست سوال دراز نہیں کیا۔ ؎

پیش ارباب کرم، ہاتھ وہ کیا پھیلاتا
جس کو تنکے کا بھی احسان گوارا نہ ہوا

ایک دفعہ جامعہ احمدیہ کے پرنسپل صاحب نے اپنے سٹاف کو حکم دیا کہ وہ اچکن پہن کر جامعہ آیا کریں۔ آپ کے پاس کپڑا تھا اور نہ سلائی کیلئے رقم تھی۔ اتفاق سے کسی جگہ سے کچھ کپڑے آئے اور سٹاف کے بعض ممبران نے ان سے استفادہ کیا اور آپ سے بھی کہا کہ آپ بھی فلاں جگہ سے کوٹ لے آئیں۔ آپ نے فرمایا۔ میں کوٹ لینے کے لئے نہیں جاؤں گا۔ اپنی کسمپرسی پر نظر کرتے ہوئے آپ رات کو اٹھے اور اللہ تعالیٰ کے حضور باچشم تر عرض کیا میرے مولیٰ! تو میری دلی کیفیت سے خوب آگاہ ہے کہ میں کسی کے سامنے سوال کرنے کا عادی نہیں اب تو ہی میرا انتظام کرنا اس حکم کی تعمیل میری مقدرت سے باہر ہے۔ صبح آپ بیدار ہوئے تو بذریعہ ڈاک مولوی غلام حسین صاحب ایاز کا ایک پارسل آپ کے نام آیا اس میں اچکن کا کپڑا تھا۔ ایاز صاحب نے لکھا کہ میں بازار گیا تو اچکن کیلئے ایک کپڑا مجھے پسند آ گیا میں

نے آپ کی اچکن کیلئے بھی کپڑا لے لیا اور اسے آپ کو بھجوا رہا ہوں۔ یہ ایک عجیب بات ہے کہ ایاز صاحب نے پندرہ بیس سال میں آپ کو کوئی خط نہیں لکھا تھا عین اس وقت جب آپ ایک حکم کی تعمیل سے عاجز تھے اللہ تعالیٰ نے سنگاپور سے آپ کیلئے اچکن کا کپڑا بھجوا دیا۔

اب کپڑا تو آپ کو مل گیا اس کی سلائی کا کام باقی تھا اس کا انتظام یوں ہو گیا کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے ایک موکل آپ کے پاس بھیجا اور فرمایا کہ اس سے فیس لے کر اس کا مقدمہ لڑیں۔ چنانچہ اس شخص نے آپ کو فیس ادا کی اور آپ نے اس سے اچکن سلوا لی۔ توکل کے بارے میں آپ کا ایک شعر ہے۔

ظفرؔ گر ہوش میداری تَوَکَّلْ
عَلَی اللّٰہِ الَّذِی حَیٌّ وَّبَاقٍ

رضاء بالقضاء

1941,42ء کی بات ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک بیٹی سے نوازا جس کا نام آپ نے مبارکہ بیگم رکھا۔ بچی کیا تھی ایک پارہ ماہتاب تھی جس کی من موہنی صورت ہر کسی کو اپنی طرف کھینچ لیتی تھی۔ آپ کی بیگم صاحبہ کو بھی اس سے بے حد پیار تھا۔ قضاء الٰہی سے وہ بچی فوت ہو گئی، غم کا ہونا تو طبعی بات تھی۔ اس وقت استاذی المحترم نہایت عسرت کی زندگی بسر کر رہے تھے، اس غم نے آپ کو مزید پریشان کر دیا۔ مگر قربان جایئے آپ کے ثبات و استقلال کے جب بچی کی تدفین سے فارغ ہو کر آپ گھر آئے تو بیگم صاحبہ سے فرمایا۔ آج گوشت پکاؤ اور نہایت لذیذ پکاؤ، چنانچہ آپ کی حسب منشاء گوشت پکایا گیا آپ نے کھانا کھا کر فرمایا، ہمیں مبارکہ بیگم کی وفات کا غم ضرور ہے لیکن ہم وہی بات کریں گے جس سے ہمارا رب راضی ہو، رضا بالقضاء کی ایسی مثال شاید ہی آپ کو کہیں ملے۔

وے صورتیں الٰہی کس دیس بستیاں ہیں
اب دیکھنے کو جن کے آنکھیں ترستیاں ہیں

نفس مطمئنہ

اللہ تعالیٰ نے آپ کو نفس مطمئنہ عطا فرمایا تھا جو کسی بڑی سے بڑی مصیبت میں بھی پریشان نہ ہوتا تھا ایک دفعہ آپ کی اکلوتی صاحبزادی کا خاوند رات کو آپ کے پاس آیا۔ آپ سوئے ہوئے تھے اس نے آپ کو جگایا تو آپ نے پوچھا۔ اس وقت آنے کی کیا وجہ ہے اس نے کہا میں آپ کی بیٹی کو طلاق دینے آیا ہوں، آپ نے فرمایا۔ دے دو اس نے طلاق نامہ آپ کے ہاتھ میں تھمایا اور چل دیا، آپ نے طلاق نامہ کو تکیے کے نیچے رکھا اور سو گئے صبح بیدار ہوئے تو فرمایا، جو ہونا تھا ہو چکا، ہم کیوں پریشان ہوں جس بات سے ہمارا رب راضی ہے، ہم بھی اسی سے راضی ہیں آپ نے سچ کہا ہے۔

کتنا ہے خوش نصیب ظفر آج تک جسے
دنیا کے حادثات پریشاں نہ کر سکے

کسی اور کے ساتھ یہ روح فرسا واقعہ پیش آتا تو اس کی نیندیں حرام ہو جاتیں اور آہ و بکا سے وہ آسمان سر پر اٹھا لیتا۔

حق گوئی و بیباکی

ایک دفعہ آپ کے بھتیجے خان محمد نے اپنے بڑے بھائی محمود خان پر کلہاڑی سے وار کیا جس سے اسے گہرا زخم آیا آپ کے لواحقین نے تھانے میں کچھ لوگوں کے خلاف پرچہ دے دیا کہ انہوں نے ہمارے آدمی پر حملہ کیا ہے۔ استاذی المحترم کو جب حقیقت حال کا علم ہوا تو آپ تھانے گئے اور تھانیدار سے کہنے لگے یہ سب آدمی جن کو آپ نے گرفتار کیا ہے۔ بے گناہ ہیں اور اصل مجرم میرا بھتیجا ہے۔ تھانیدار آپ کی صاف گوئی پر حیران رہ گیا اور اس نے آپ کی شخصیت سے متاثر ہو کر آپ کو پنکھا اور مشروب بھجوایا اور آپ کی حق گوئی کے طفیل اس نے فریقین کے درمیان مصالحت کرا دی۔

اسی تعلق میں ایک اور واقعہ بھی سماعت فرمایئے، ایک احمدی نے ایک غیر از جماعت دوست سے کچھ رقم لینی تھی آپ کے بیٹے برادرم ناصر احمد ظفر نے وہ رقم لے کر ایک آدمی کے پاس بطور امانت رکھ دی۔ احمدی دوست نے خیال کیا کہ ناصر احمد رقم خرد برد کر گیا ہے اس نے استاذی المحترم سے کہا کہ ناصر احمد مجھے رقم نہیں دیتا۔ آپ نے اسے مشورہ دیا کہ آپ قضاء میں ناصر احمد کے خلاف دعویٰ دائر کر دیں۔ چنانچہ اس نے قضاء میں ناصر احمد کے خلاف دعویٰ دائر کر دیا۔ پہلی پیشی پر ہی قضاء نے ناصر احمد کو بری کر دیا کیونکہ جس کے پاس رقم بطور امانت پڑی تھی اس نے کہا کہ یہ دعویٰ بالکل جھوٹا ہے، رقم میرے پاس موجود ہے۔

استاذی المحترم کو اپنے لخت جگر کے بارے میں یقین تھا کہ وہ ایسی حرکت نہیں کر سکتا لیکن پھر بھی آپ نے مدعی کے سامنے اپنے بیٹے کی بریت نہیں کی اور نہ ہی کوئی صفائی پیش کی بلکہ اسے دعویٰ دائر کرنے کا مشورہ دیا کہ اگر میرا بیٹا خطا کار ہے تو اسے سزا ملے اور اگر بے گناہ ہے تو اس کی سچائی آشکار ہو۔ کیا اس دور ہوس کار میں آپ نے کوئی ایسا آدمی دیکھا ہے جو اپنے حقیقی بیٹے کے خلاف دعویٰ دائر کرنے کا مشورہ بھی دے ڈالے۔؟

انہی کا کام ہے یہ جن کے حوصلے ہیں زیاد

حاضر جوابی

اللہ تعالیٰ نے آپ کو ذہن رسا عطا فرمایا تھا اور آپ حاضر دماغی میں بھی اپنا ثانی نہ رکھتے تھے ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث (جو آپ کے کلاس فیلو بھی تھے) نے آپ کو دیکھ کر دریافت کیا۔ ناصر کے ابا کا کیا حال ہے؟ آپ نے برجستہ جواب دیا۔ ناصر سے پوچھئے۔ اس سے مجلس کشتِ زعفران بن گئی۔

ایک دفعہ دوران تعلیم آپ نے مجھے فرمایا۔ حدیث عیسیٰ ابن ہشام کا مطالعہ کرو۔ میں نے پوچھا حدیث عیسیٰ ابن ہشام کیا ہے آپ نے فرمایا عیسیٰ ابن ہشام کا خواب ہے، میں نے کتاب کو دیکھا تو اڑھائی تین سو صفحات کی کتاب تھی۔ میں نے پوچھا اس نے اتنا لمبا خواب دیکھا پھر کیا ہوا۔ آپ نے فرمایا پھر وہ بیدار ہو گیا آپ کے اس جواب پر ساری کلاس لوٹ پوٹ ہو گئی۔

فراست مومنانہ

حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ مومن کی فراست سے بچو وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مرحوم ابھی طالب علم تھے کہ ایک روز استاذی المحترم نے انہیں فرمایا۔ تم ناظر امور عامہ بنو گے اور تمہیں کار بھی ملے گی۔ بات آئی گئی ہو گئی۔ 40-35 سال بعد مولوی محمد شفیع اشرف صاحب ناظر امور عامہ بنے اور انہیں کار بھی ملی اور آپ کی بیان کردہ بات من وعن پوری ہوئی۔ آپ نے یہ بات انہیں اس وقت بتائی جب کسی ناظر کے پاس شاید سائیکل بھی نہیں تھی۔

اسی قسم کی ایک بات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے بھی تعلق رکھتی ہے آپ کے خلیفہ بننے سے دس بارہ سال قبل استاذی المحترم نے فرمایا کہ مجھے مقطعات قرآنی سے معلوم ہوا ہے کہ چوتھے خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد ہوں گے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی وفات کے بعد آپ چوتھے خلیفہ بنے اور آپ نے فراست مومنانہ سے جو بات معلوم کی تھی وہ ہو بہو اسی طرح پوری ہوئی۔

مزاح و ظرافت

آپ خشک زاہد نہ تھے بلکہ بڑی باغ و بہار شخصیت کے مالک تھے اور باتوں باتوں میں ایسی پھلجھڑیاں چھوڑتے تھے کہ سننے والے لطف اندوز ہوتے تھے۔

ایک دفعہ آپ بحری جہاز میں سفر کر رہے تھے۔ کچھ علماء حضرات بھی اس میں سوار تھے وہ آپس میں علمی گفتگو کرنے لگے تو آپ بھی ان میں شامل ہو گئے، ایک مولوی نے دوسرے سے پوچھا۔ آپ کیا پڑھے ہوئے ہیں؟ اس نے کہا میں سکندر نامہ پڑھا ہوا ہوں۔ سب لوگ اس کی عبقریت سے مرعوب ہو کر خاموش ہو گئے ان میں سے ایک نے استاذی المحترم سے پوچھا آپ کیا پڑھے ہوئے ہیں آپ نے کہا میں قواعد اللغة العربيه المصريه پڑھا ہوا ہوں وہ بھی لمبا تڑنگا نام سن کر دم بخود رہ گئے اور کہنے لگے واقعی آپ سب سے بڑے عالم ہیں۔

حالانکہ قواعد اللغة العربيه عربی گرائمر کی ایک کتاب ہے جو جامعہ احمدیہ کی دوسری یا تیسری کلاس میں پڑھائی جاتی تھی۔ استاذی المحترم نے اس رنگ میں اس کا نام لیا کہ وہ اس کا نام سنتے ہی سہم گئے۔

ادب عربی کی شہرہ آفاق کتاب حماسہ میں بنو ذھل بن شیبان کی مدح میں ایک شاعر نے کہا ہے۔

قَوْمٌ اِذَا الشَّرُّ اَبْدَیٰ نَا جِذَیْہِ لَھُمْ
طَارُوْا اِلَیْہِ زُرَافَاتٍ وَوُحْدَانًا

ترجمہ: جب جنگ ان کے سامنے اپنی کچلیاں نمایاں کرتی ہے تو وہ فرداً فرداً اور گروہ در گروہ اس کی طرف لپکتے ہیں۔ ایک روز استاذی المحترم ہمارے ہوسٹل میں تشریف لائے۔ نانبائی روٹیاں پکار رہا تھا اور لڑکے کھانا لینے کے لئے دوڑے چلے آ رہے تھے۔ آپ کی رگ ظرافت پھڑکی اور آپ نے اس حالت کی منظر کشی کرتے ہوئے اس شعر کو یوں تبدیل کر دیا۔

اِذَا مَارَأَوْا اَنَّ الْخُبْزَ مَطْبُوْخٌ
طَارُوْا اِلَیْہِ زُرَافَاتٍ وَوُحْدَانًا

ترجمہ: جب وہ دیکھتے ہیں کہ روٹی پک چکی ہے تو وہ اس کی طرف فرداً فرداً اور گروہ در گروہ لپکتے ہیں۔

قوت حافظہ

آپ کی قوت حافظہ اس قدر تیز تھی کہ آپ کو اپنے بچپن کے واقعات بھی یاد تھے۔ آپ نے ایک دفعہ مجھے بتایا کہ مجھے یہ بھی یاد ہے کہ میں اپنی والدہ کا دودھ کیسے پیا کرتا تھا۔ فاضل عربی کے کورس میں حماسہ اور متنبّی، ادب کی دو ضخیم کتابیں ہیں جن کے مجموعی صفحات ڈیڑھ ہزار کے قریب ہوں گے استاذی المحترم فرمایا کرتے تھے کہ ان دونوں کتابوں سے کوئی ایک مصرعہ پڑھو اور اس کا دوسرا مصرعہ میں آپ کو سنا دوں گا اور واقعی بات ایسے ہی تھی۔

اشعار کا منظوم ترجمہ

اس فن میں بھی آپ کو کمال حاصل تھا۔ دوران تعلیم عربی زبان کے اشعار کا منظوم ترجمہ بھی کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ نے ہماری کلاس کو پڑھاتے ہوئے یہ شعر پڑھا اور اس کا ترجمہ کیا۔

ذَھَبَ الَّذِیْنَ اُحِبُّھُمْ
چل بسے وہ لوگ جن سے عشق تھا

ایک اور شعر پڑھا اور اس کا ترجمہ کیا۔

فَیَا مَوْلَایَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّیْ
مرے مولیٰ مجھے کس نے بتایا

ان کے علاوہ بھی کچھ اشعار کا آپ نے منظوم ترجمہ کیا تھا جو اس وقت میرے ذہن سے اُتر گئے ہیں۔

شعروشاعری

شاعرانہ طبیعت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے اور زبان زمین سے ملتی ہے۔ آپ محبوب کی ایک نگاہ سے مرجانے والے اور رگ گل کے ساتھ بلبل کے پر باندھنے والے شاعر نہ تھے۔ آپ کی شاعری، شریعت کی حدود اور اخلاقی قیود کی پابند تھی اور آپ شعراء کے اس گروہ سے تعلق نہ رکھتے تھے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ ہر وادی میں بھٹکنے والے اور خواہش پرست اور گمراہ ہیں۔ استاذی المحترم کی شاعری ان نقائص سے پاک تھی آپ نے اس سے دعوت الی اللہ کا کام لیا اللہ تعالیٰ کی حمد کی، نعتیں کہیں۔ قرآن کریم کی مدح کی اور ان کے علاوہ بہت سے قیمتی مضامین کو اپنے اشعار میں بیان کیا۔ میں بطور نمونہ آپ کے چند اشعار پیش کر کے اپنی بات کو مبرہن کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ اگر لوگ زمین و آسمان کی پیدائش اور سیارگان فلک کے متعلق غور وفکر کریں تو انہیں پتہ چل جائے گا کہ یہ سبھی چیزیں توحید الٰہی کا اعلان کر رہی ہیں۔ استاذی المحترم نے اس حقیقت کو ایک شعر میں یوں اجاگر فرمایا ہے۔

زبان حال سے ہر آن دے رہے ہیں صدا
نجوم وشمس وقمر، لا الٰہ الا اللّٰہ

دورِ نبوت سے لے کر مسلمان شعراء نے حضرت نبی کریم ﷺ کی مدح کو اپنا موضوع بنایا ہے اور ایسے اشعار لکھے ہیں کہ ان کی مثال نہیں ملتی میں ان کی مثالیں پیش کر کے اپنے مضمون کو طول نہیں دینا چاہتا۔ لیکن استاذی المحترم نے آپ کی مدح میں ایک ایسی زبردست نعت رقم فرمائی ہے۔ جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے۔ عام دنیائے شعر و شاعری میں اس کی مثال نہیں پائی جاتی آپ نے انبیاء کرام کے جملہ کمالات کو آپ کی ذات ستودہ صفات میں ثابت کیا ہے میں بطور نمونہ اس نعت سے تین بند لکھتا ہوں جن سے واضح ہوگا کہ آپ فن نعت گوئی میں بھی امام تھے۔ آپ فرماتے ہیں۔

موسوی اعجاز اُنشقّ الحجر
دونوں میں ہے قدرتِ حق جلوہ گر
کعبۃ اللہ میں جو رکھے تھے صنم
کر دیئے اُن سب کے تُو نے سر قلم
الغرض جتنے ہوئے پیغامبر
تو ہے جامع سب کا قصہ مختصر

قرون اولیٰ سے لے کر آج تک مسلمانوں نے حضرت نبی کریم ﷺ کی مدح توصیف میں بہت کچھ لکھا ہے۔ مگر قرآن کریم کی مدح میں آپ کو بہت کم مدحیہ کلام ملے گا۔ استاذی المحترم نے قرآن کریم کی مدح میں بھی بے مثال اشعار رقم فرمائے ہیں، تین اشعار آپ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

قرآن پاک جہان میں تو وہ بے مثال کتاب ہے
جو کمالِ حسن و جمال میں فقط آپ اپنا جواب ہے
تری آیہ آیہ کے ربط میں ترے امرونہی کے ضبط میں
مری زندگی کا ہے ضابطہ مری بندگی کا نصاب ہے
تو کلامِ ربِّ خبیر ہے تو نشانِ شانِ قدیر ہے
ترا کر سکے جو معارضہ بھلا کس غریب کی تاب ہے

جماعت احمدیہ کے ساتھ آپ کو قلبی وابستگی تھی ایک دفعہ بعض وجوہ کی بناء پر آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے حکم سے اپنے وطن جانا پڑا وہاں سے آپ نے حضور کی خدمت میں ایک نظم ارسال فرمائی جس کا مضمون یہ تھا کہ مجنوں، لیلیٰ سے بیزار ہوسکتا ہے، بلبل، نثار خار ہوسکتی ہے۔ پروانہ شب تار کی زلفوں کا اسیر ہوسکتا ہے۔ مچھلی، مسکن آبی کو چھوڑ سکتی ہے، پانی اپنی برودت کو چھوڑ کر آگ میں بدل سکتا ہے اور آخر میں اپنے آقا کو مخاطب کر کے کہتے ہیں۔

یہ ممکن ہے کوئی محمود شان بے نیازی میں
ایازِ با وفا سے برسرِ پیکار ہو جائے
غرض سب کچھ یہ ممکن ہے مگر یہ ہو نہیں سکتا
کہ احمد کی جماعت کا ظفرؔ غدار ہو جائے

حضرت مصلح موعود کے متعلق بانی جماعت احمدیہ نے جو مفصل پیشگوئی فرمائی ہے اس میں اس کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ ''وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا'' بریکٹ میں آپ نے لکھا ہے کہ اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے۔ جماعت کے علماء اور شعراء نے اس کی کئی توجیہات کی ہیں مگر جو توجیہ استاذی المحترم نے کی ہے اس کا ایک خاص مقام ہے آپ فرماتے ہیں۔

حضرت احمد سے پہلے تین تھے ایسے بشر
حق تعالیٰ کی بشارت سے ملے جن کو پسر
حضرت ابراہیم اوّل، دوم یحییٰ کے پدر
سوم مریم محصنہ جس پر تھی مولیٰ کی نظر
تیری پیدائش نے احمد کو کھڑا ان میں کیا
ہیں یہی وہ تین جن کو چار تو نے کر دیا

ایک دوست فراق قادیاں میں گریہ کناں تھے۔ استاذی المحترم نے ان کی تسلی کیلئے ایک نظم لکھی اور حسن تعلیل سے انہیں قادیان چھوڑنے کی حکمت سے اس طرح آگاہ کیا کہ بس لطف ہی آ گیا آپ فرماتے ہیں۔

ہمارا قادیاں اک بوستاں ہے
ہم اس کی بُوئے خوش ہیں اس جہاں میں
یہ فطرت کے مخالف ہے کہ خوشبُو
رہے محدُود صحنِ گلستاں میں
تو سمجھا ہم پراگندہ ہوئے ہیں
مرے نزدیک ہم پھیلے جہاں میں
ظفرؔ گر ہوں حقیقت بیں نگاہیں
بہاریں ہی بہاریں ہیں خزاں میں

ایک دفعہ موضع احمد نگر میں کچھ جھگڑا ہوگیا جس میں ایک صاحب کی نوازش سے استاذی المحترم کو بھی ملوث کر کے حوالات میں بند کرا دیا گیا۔ مدتوں بعد آپ کو خلوت نصیب ہوئی آپ نے یہ رات اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری کرتے اور نوافل ادا کرتے گزاری۔ اللہ تعالیٰ نے اس شب آپ کو بعض بشارات سے نوازا تو علی الصبح آپ نے اختر شیرانی مرحوم کے انداز میں ایک نظم لکھی اور اس دوست پر طنز کرتے ہوئے لکھا۔

میرے ہمدم یہ مری تلخی اوقات کی رات
بن گئی میرے لئے عین عنایات کی رات
محتسب پاتا اگر آج یہ برکات کی رات
ضبط کر لیتا ظفرؔ تیری حوالات کی رات

جامعہ کے طلباء کو آپ نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔ جس علم کے ساتھ عمل نہ ہو وہ موت کے مترادف ہے آپ فرماتے ہیں۔

لیکن وہ علم موت ہے جس میں عمل نہ ہو
نکتہ رہے یہ یاد عزیزان جامعہ

دنیا میں ہر انسان کی کچھ آرزوئیں ہوتی ہیں جن کی تکمیل کیلئے وہ مسلسل مصروف جدوجہد رہتا ہے۔ کوئی سخن دان، کوئی سَحبان، کوئی نعمان اور کوئی رستم زماں بننا چاہتا ہے، استاذی المحترم بھی اپنے دل میں ایک آرزو رکھتے تھے اور وہ آرزو یہ تھی کہ آپ عالم باعمل اور عاشق قرآن بنیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

ہاں مرے دل میں بھی ہے ایک تمنا مولیٰ
وہ اگر پوری ہو تو بندۂ احسان بنوں
آرزو تیرے ظفرؔ کی ہے یہی بچپن سے
عالم باعمل و عاشق قرآن بنوں

دنیا میں بیشمار لوگوں نے مسئلہ تدبیر وتقدیر پر بحث کی ہے اور افراط وتفریط کا شکار ہو کر جادۂ مستقیم سے بھٹک گئے ہیں۔ استاذی المحترم نے اس مشکل عقدہ کو صرف ایک شعر میں حل کر دیا ہے آپ فرماتے ہیں۔

تدبیر بھی ہے قبضۂ تقدیر میں ظفرؔ
مولا تجھے مقام توکّل عطا کرے

اللہ تعالیٰ کی ذات سے آپ کو بے پناہ عشق تھا اور وہی آپ کا مطلوب و مقصود تھا۔ ایک عربی قصیدے میں فرماتے ہیں۔

وَاَشْعِلُ فِیْ جَنَانِیْ نَارَحُبٍّ
تُغَادِرُ کُلَّ نَارٍ کَالرَّمَادِ
فَلَا شَیْءٌ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْكَ
"اَمْتِنِیْ فِی الْمَحَبَّةِ وَالْوَدَادِ"
وَلَا لِیْ حَجَّةٌ اِلَّا اِلَیْكَ
فَکُنْ فِیْ هٰذِهٖ لِیْ وَالْمَعَادِ

ان اشعار کا منظوم ترجمہ آپ کے شاگرد نے کیا ہے، قارئین کی سہولت کیلئے اسے بھی درج کیا جاتا ہے کہ ان اشعار کا مفہوم سمجھنے میں دقت نہ ہو۔

میرے دل میں تو آگ ایسی لگا دے
جو ہر آتش کو خاکستر بنا دے
تو ہی محبوب ہے اے میرے داور
مجھے اپنی محبت میں فنا کر
نہیں حاجت سوا تیرے کسی کی
ہے بس کونین میں درکار تو ہی

استاذی المحترم کو قرآن کریم کی تفسیر میں بڑا کمال حاصل تھا مجھے افسوس ہے کہ احمد نگر میں آپ جو درس دیا کرتے تھے اس کے نوٹس محفوظ نہیں کئے گئے ورنہ دنیا دیکھتی کہ آپ کس قدر عبقری تھے۔ آپ نے مقطعات قرآنی کے بارے میں ایک کتاب لکھی ہے سردست میں اس مضمون میں اس پر کوئی تبصرہ نہیں کرنا چاہتا۔

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو ایک مفصل مضمون میں آپ کے علم قرآن پر روشنی ڈالوں گا جس سے دنیا انگشت بدنداں ہوکر بے اختیار پکار اٹھے گی۔

ایسی چنگاری بھی یا رب اپنی خاکستر میں تھی

اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور ہمیں آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق ارزاں فرمائے۔ آمین

بقیہ صفحہ 3 نماز کے فوائد وبرکات

الآراء کتاب 'تریاق القلوب' میں نماز کی ہر رکعت میں پڑھی جانے والی دعا: اِھْدِنَا الصِّرَاطَ ...... (الفاتحہ: 6،7) سے یہ استدلال فرمایا ہے کہ ہم اس دعا میں اپنے لئے چار کمالات کی دعا کرتے ہیں؛ یعنی نبیوں کا کمال، صدّیقوں کا کمال، شہیدوں کا کمال اور صلحاء کا کمال۔ یہ چاروں کمالات اور آسمانی نشانات نماز پڑھے بغیر حاصل نہیں ہوسکتے۔

اے خدا ہم کو عطا کر اور ہماری نسل کو
نعمتیں اور بخششیں جو جو بھی لاتی ہے نماز

الغرض پانچ نمازیں تو ہر مومن پر فرض ہیں۔ ہم سب کا فرض ہے کہ ہم نمازِ تہجد اور مزید نفلی نمازوں کا بھی اہتمام کر کے ایک اچھا نمونہ پیش کریں۔ نوافل ہمیشہ نیک اعمال وفرائض کی تکمیل وحفاظت کا موجب ہوتے ہیں۔ اور یہی پیغام ہم نے ہر احمدی تک پہنچا کر اسے نمازوں کا پابند اور احمدیت کا فعال وجود بنانا ہے۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضلِ خاص سے ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح وتقریب شادی

مکرم اللہ بخش صاحب واقف زندگی سابق کارکن وکالت دیوان تحریک جدید تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بیٹے مکرم ملک مظفر احمد عارف صاحب واقف نو خلافت لائبریری ربوہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ درثمین صاحبہ ٹیچر مریم گرلز ہائی سکول دارالنصر بنت مکرم محمد یوسف بھٹی صاحب دارالنصر غربی اقبال ربوہ مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ 11 جنوری 2014ء کو دفتر روزنامہ الفضل دارالنصر غربی کے لان میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر رشتہ ناطہ نے کیا اور دعا کروائی۔

اسی روز رخصتانہ کے موقع پر خاکسار نے دعا کروائی۔ مورخہ 12 جنوری 2014ء کو دعوت ولیمہ کا انتظام مجلس انصار اللہ پاکستان ربوہ کے لان میں کیا گیا۔ جس میں محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو دونوں بچوں، خاندان اور سلسلہ کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ سعدیہ سعادت صاحبہ ترکہ مکرمہ امۃ الوحید صاحبہ)

مکرمہ سعدیہ سعادت صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ خاکسارہ کی والدہ محترمہ امۃ الوحید صاحبہ وفات پاگئی ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 14 بلاک نمبر 15 محلہ دارالصدر (گولبازار) برقبہ 10 مرلہ بطور مقاطعہ غیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ رقبہ میرے بھائی مکرم نفاست احمد صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء:

1۔ مکرم رفاقت احمد صاحب۔ بیٹا

2۔ مکرم نفاست احمد صاحب۔ بیٹا

3۔ مکرمہ سعدیہ سعادت صاحبہ۔ بیٹی

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

نکاح

مکرمہ رشیدہ رشید صاحبہ امیر پارک گوجرانوالہ تحریر کرتی ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم سلمان احمد صاحب ابن مکرم رشید احمد صاحب مرحوم امیر پارک گوجرانوالہ کے نکاح کا اعلان مکرمہ میمونہ انور صاحبہ بنت مکرم محمد انور صاحب آف موہری چنبہ میرپور آزاد کشمیر کے ساتھ مورخہ 3 جنوری 2014ء کو مبلغ دو لاکھ روپے حق مہر پر مکرم محمد رفیع خاور صاحب مربی سلسلہ میرپور نے کیا۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے اور دونوں کو والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بن جانے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم پروفیسر محمد خالد گورائیہ صاحب نائب صدر عمومی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے ماموں مکرم چوہدری محمود احمد ساہی صاحب 16 جنوری 2014ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے مرحوم موصی تھے اور محض خدا کے فضل سے انہیں جنوری 1966ء میں سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ مرحوم بڑے دبنگ قسم کے احمدی تھے، پہلے بوپڑہ خورد ضلع گوجرانوالہ پھر اپنے گاؤں کوٹلی ساہیاں نزد گکھڑ میں اکیلے احمدی تھے اور اس وجہ سے انہیں بعض معاملات میں شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا لیکن ہمیشہ ہی ثابت قدم رہے۔ بعدۂ ربوہ میں مکان خرید کر سکونت اختیار کرلی، مرحوم کے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا نوید احمد ساہی جو کہ ممباسا کینیا سے تدفین کے وقت ربوہ پہنچ گیا تھا اور ایک بیٹی جرمنی میں اور ایک ربوہ میں ہے۔ ان کی نماز جنازہ 18 جنوری 2014ء کو بعد نماز مغرب بیت المبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر بہشتی مقبرہ ربوہ میں خاکسار نے دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب نائب ناظر مال آمد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم چوہدری غلام احمد باجوہ صاحب سکنہ چک نمبر L-30/11 ضلع ساہیوال حال مقیم جرمنی مورخہ 17 جنوری 2014ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ مرحوم حضرت چوہدری باغ دین صاحب باجوہ رفیق حضرت مسیح موعود سکنہ کھیووالی ضلع سیالکوٹ کے بیٹے تھے۔ آپ کی میت جرمنی سے ربوہ لائی گئی آپ خدا کے فضل سے موصی تھے آپ کی نماز جنازہ مورخہ 22 جنوری کو بعد نماز ظہر بیت المبارک ربوہ میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے پڑھائی۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی اور تدفین کے بعد مکرم بشارت احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے دعا کروائی۔ مرحوم ملنسار، مہمان نواز، پابند نماز وروزہ اور دعا گو انسان تھے، خلافت احمدیہ سے وفا کا تعلق رکھنے والے اور غریب پرور تھے۔ ہر ایک سے ہنستے ہوئے ملتے اور ہر ایک کو اپنا گرویدہ بنا لیتے تھے۔ ضرورت مند کا خیال رکھتے کبھی بھی کوئی خالی ہاتھ واپس نہ جاتا۔ مرحوم نے اپنے پسماندگان میں بیوہ مکرمہ منیرہ بیگم صاحبہ دو بیٹے مکرم منور احمد باجوہ صاحب جرمنی، مکرم طیب احمد باجوہ صاحب سوئٹزرلینڈ، پانچ بیٹیاں مکرمہ سعدیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری خالد محمود گھمن صاحب جرمنی، مکرمہ راشدہ طاہر صاحبہ اہلیہ محترم طاہر محمود چوہدری صاحب امیر و مشنری انچارج تنزانیہ، مکرمہ خالدہ امجد صاحبہ اہلیہ مکرم امجد محمود بھٹی صاحب جرمنی، مکرمہ انیسہ خلیل صاحبہ اہلیہ مکرم خلیل احمد بھٹی صاحب جرمنی اور مکرمہ راحت جہاں صاحبہ اہلیہ مکرم شاہد احمد چیمہ صاحب جرمنی سوگوار چھوڑے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے اور ان کی دعاؤں کا حقیقی وارث بنائے۔ آمین

بھٹی ہومیو پیتھک کلینک
اوقات کار: صبح 10 بجے تا 7 بجے شام
رحمت بازار ربوہ رابطہ: 03336568240

سانحہ ارتحال

مکرم ملک عطاء النور صاحب مربی سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد مقامی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے تایا مکرم میاں عبداللطیف اعوان صاحب ولد مکرم کریم بخش صاحب مرحوم آف بہاولپور حال دارالفتوح غربی ربوہ مورخہ 22 جنوری 2014ء کو دل کے عارضہ کے باعث طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں وفات پاگئے۔ مرحوم نیک، تہجد گزار اور صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ آپ حضرت میاں نظام الدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے اور مکرم حافظ عبدالحفیظ صاحب مربی سلسلہ شہید فجی کے بھائی تھے۔ مرحوم موصی تھے مورخہ 23 جنوری کو احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم پروفیسر مبارک احمد طاہر صاحب صدر محلّہ دارالبرکات ربوہ نے دعا کروائی۔ موصوف ایک لمبا عرصہ ٹیچر کی حیثیت سے مختلف حکومتی ادارہ جات میں خدمات سرانجام دیتے رہے اور کچھ عرصہ نصرت جہاں اکیڈمی میں بھی تدریس کرتے رہے۔ موصوف نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اپنے قرب میں جگہ دے۔ آمین

ربوہ کے مضافات میں پلاٹس کے خریداران متوجہ ہوں

ربوہ کے مضافات میں جن احباب کے پلاٹس ہیں ان سے گزارش ہے کہ اپنے پلاٹس پر قبضہ کرنے کیلئے چار دیواری اور کم از کم ایک کمرہ تعمیر کریں۔ جو احباب مضافاتی کالونیوں میں اپنے پلاٹ کی خرید وفروخت کسی پراپرٹی ڈیلر یا ایجنٹ کے ذریعہ کرنا چاہیں تو ان سے درخواست ہے کہ وہ صرف منظور شدہ پراپرٹی ڈیلر کی معرفت تحریری سودا کریں اور سودا کرنے سے قبل پراپرٹی ڈیلر کا اجازت نامہ ضرور چیک کرلیں۔

گوندل کے ساتھ پچاس سال
گوندل کراکری سے گوندل بینکوئیٹ ہال
ترقی معیار اور خدمت کی گولڈن جوبلی
بکنگ آفس: گوندل کیٹرنگ گولبازار ربوہ
ہال: سرگودھا روڈ ربوہ
فون: 0300-7709458,0301-7979258, 6212758

خبریں

ملکی اخبارات میں سے

4ارب سال پہلے کا مریخ

مریخ سیارے کی سطح کا تجزیہ کرنے والی ناسا کی روبوٹ گاڑی کیوروسٹی کوٹھوس ثبوت ملے ہیں کہ یہ سرخ سیارہ کبھی رہائش کے قابل تھا۔سائنس نامی جریدے میں شائع ہونے والی رپورٹ کے مطابق مریخ کے ماحول کے اب تک کے سب سے مفصل تجزیے سے پتہ چلا ہے کہ چارارب سال قبل مریخ اور زمین کے ماحول میں زیادہ فرق نہیں تھا۔تجزیے کے مطابق مریخ کی فضا میں ایک دبیز تہہ موجود تھی اور سیارے کی سطح گرم اور گیلی بھی تھی تاہم یہ اب بھی واضح نہیں کہ آیا مریخ پر کبھی زندگی موجود تھی یا نہیں۔کیوروسٹی کا مشن یہ معلوم کرنا ہے کہ آیا مریخ پر کبھی ایسا ماحول رہا ہے جو جراثیمی زندگی کے لئے سازگار ہو۔اس تحقیق میں پتھروں کی ساخت معلوم کرنا بے حد ضروری ہے کیونکہ اس سے ان ارضیاتی حالات کا سراغ مل سکے گا جس کے تحت وہ وجود میں آئے تھے۔قبل ازیں کیوروسٹی نے مریخ کی سطح سے اس بات کا ثبوت حاصل کیا تھا کہ سیارے کے بہت سے ارضی مناظر بہتے ہوئے پانی نے تشکیل دیئے ہیں۔سائنس دانوں کے مطابق انہیں مریخ پر موجود ڈیڑھ سو کلومیٹر چوڑے گیل نامی گڑھے سے گول کنکر ملے ہیں جن کی شباہت زمین کے دریاؤں سے ملنے والی بجری جیسی ہے۔(روزنامہ دنیا20جولائی 2013ء)

تیز ترین ٹرانسپورٹ سسٹم

امریکی ریاست کیلی فورنیا کے ایک ارب پتی نے ہائپرلوپ نامی ایسے ٹرانسپورٹ کیپسول کا تصور پیش کیا ہے جو شمسی توانائی سے چلے گا اور اس کے ذریعے تقریباً 800 میل فی گھنٹہ کی زبردست رفتار سے سفر کرنا ممکن ہوگا۔اس طرح ایک گھنٹے سے بھی کم وقفے میں کراچی سے لاہور جتنا فاصلہ طے کیا جا سکے گا۔الیکٹرک کار بنانے والی ایک کمپنی کے چیف ایگزیکٹو ایلوم مسک نے اپنے بلاگ پر اس منصوبے کی تفصیلات پیش کی ہیں۔اس منصوبے کو ہائپر لوپ کا نام دیا گیا ہے جو کونکورڈ طیارے، ائیر ہاکی ٹیبل اور ریل گن کا مجموعہ ہے۔اگر اس پر پوری توجہ سے کام کیا جائے تو یہ اگلے 7 سے 10 برس میں تیار ہو جائے گا اور اس پر 6ارب ڈالر کی رقم خرچ ہوگی۔منصوبے کے تحت اس سے سالانہ کم از کم 70 لاکھ افراد فائدہ اٹھا سکیں گے۔اس منصوبے کی 57 صفحات پر مشتمل دستاویزات کے مطابق ایک ٹیوب نما ڈبے یا پوڈ میں 28افراد سفر کرسکیں گے۔بعض ماہرین کے نزدیک اس میں حادثات اور دہشت گردی ہونے کے امکانات بہت زیادہ ہیں۔یہ ٹرانسپورٹ کیپسول ہوا کے کشنز پر دوڑیں گے ان کے نیچے سکی اینگ کی طرح کے راڈز ہوں گے۔

(روزنامہ دنیا15/اگست 2013ء)

فالج کے لئے آنکھوں کا ٹیسٹ

بنکاک، ایک نئی تحقیق میں کہا گیا ہے کہ آنکھوں کے ٹیسٹ کے ذریعے فالج کی پیشگوئی کی جاسکتی ہے، محققین کا کہنا ہے کہ آنکھوں کے کورنیہ کے ٹیسٹ کے ذریعے یہ پتا لگایا جاسکتا ہے کہ بلڈ پریشر میں مبتلا مریضوں میں فالج کا خطرہ کس حد تک موجود ہے۔بلڈ پریشر سے اگر آنکھوں کے کورنیہ کو 35 فیصد تک نقصان پہنچا ہو تو اس شخص کو فالج ہونے کے امکانات زیادہ ہوں گے جبکہ زیادہ نقصان پر یہ خطرہ دوگنا تک بڑھ جائے گا۔

(روزنامہ دنیا15/اگست 2013ء)

تصاویر اور ویڈیوز کیلئے دستانے

سردیوں میں دستانے جہاں ہاتھوں کو گرم رکھنے کا کام کرتے ہیں وہیں کئی ممالک میں انہیں فیشن سمبل کے طور پر بھی پہنا جاتا ہے جس کی وجہ سے ڈیزائنرز مختلف رنگ اور منفرد ڈیزائن کے دستانے متعارف کراتے رہتے ہیں۔نیدرلینڈ کے ڈیزائنر فرانسسکا بارچیز نے اپنی گریجوایشن کے دوران ایک پروجیکٹ کیلئے ایسے دستانے تیار کئے ہیں جن کی مدد سے تصاویر کے ساتھ ساتھ ویڈیوز بھی بنائی جا سکتی ہیں۔اس کے علاوہ یہ دستانے بہرے اور گونگے افراد کیلئے بھی انتہائی مفید ہیں کیونکہ ان میں ہاتھ کے اشاروں کو آواز میں تبدیل کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔

(روزنامہ دنیا15/اگست 2013ء)

بقیہ از صفحہ 1 داخلہ مدرسۃ الحفظ

انٹرویو کے لئے امیدواران کی فائنل لسٹ مورخہ 5 جون کو دارالضیافت کے استقبالیہ اور مدرسۃ الحفظ کے گیٹ پر آویزاں کردی جائے گی۔تمام امیدواران انٹرویو کے لئے آنے سے قبل فائنل لسٹ میں اپنا نام چیک کر کے مقررہ وقت پر تشریف لائیں۔

عارضی لسٹ اور تدریس کا آغاز:

کامیاب امیدواران کی عارضی لسٹ مورخہ 11جون 2014ء کو نو بجے مدرسۃ الحفظ اور نظارت تعلیم کے نوٹس بورڈ پر آویزاں کردی جائے گی۔ مورخہ 12 جون کو کامیاب امیدواران کے والدین سے اجتماعی میٹنگ ہوگی۔

تدریس کا آغاز:

تدریس کا آغاز مورخہ 18/اگست 2014ء سے ہوگا حتمی داخلہ 31دسمبر 2014ء کے بعد تسلی بخش تدریسی کارکردگی پر دیا جائے گا۔

نوٹ: انٹرویو کے لئے قواعد پر پورا اترنے والے امیدواران کو علیحدہ سے کوئی اطلاع نہیں بھجوائی جائے گی۔

جو احباب اپنے بچوں کو داخل کروانے کے خواہشمند ہیں وہ ابھی سے اپنے بچوں کو روزانہ آدھا پارہ تلاوت کی عادت ڈالیں اور آخری پارے سے حفظ کروانا شروع کروادیں۔

مدرسۃ الحفظ۔شکور پارک نزد نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ
پوسٹ کوڈ:35460 فون:047-6213322
(پرنسپل مدرسۃ الحفظ ربوہ)

دفتر الفضل سے رابطہ کریں

مورخہ 24 جنوری 2014ء کو الفضل کے ایک خریدار نے اپنا چندہ مبلغ =/2200 روپے کتاب نمبر 0000441 رسید نمبر 00064 جمع کرایا ہے۔ان سے درخواست ہے کہ ایک دفتری ضرورت کے تحت دفتر ہذا سے رابطہ فرمائیں۔شکریہ

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع وغروب 27۔جنوری

طلوع فجر	5:40
طلوع آفتاب	7:03
زوال آفتاب	12:21
غروب آفتاب	5:40

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

27 جنوری 2014ء

2:55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 24 جنوری 2014ء
4:00 am	سوال وجواب
6:20 am	گلشن وقف نو
7:45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 24 جنوری 2014ء
12:10 pm	حضور انور کا دورہ سیکنڈے نیویا
4:10 pm	تقاریر جلسہ سالانہ
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 4/اپریل 2008ء
8:05 pm	تقاریر جلسہ سالانہ
9:00 pm	راہ ہدیٰ
11:20 pm	حضور انور کا دورہ سیکنڈے نیویا

سٹی پبلک سکول
دارالصدر جنوبی ربوہ
(کلاس 6th تا 9th داخلہ جاری ہے)
ادارہ ہذا نے سکول کا نام الصادق اکیڈمی (بوائز ہائی سکول) سے تبدیل کر کے سٹی پبلک سکول رکھ لیا ہے اور نئے نام سے محکمہ تعلیم سے رجسٹرڈ کروالیا ہے۔
- نئے جوش اور ولولہ سے تدریس کا عمل جاری ہے۔
- چند اساتذہ کی آسامیاں خالی ہیں۔
منجانب: پرنسپل سٹی پبلک سکول (ربوہ) 047-6214399

رابطہ: مظفر محمود
Ph:042-5162622, 5170255, 5176142
Mob:0300-8446142
محمود موٹرز
نئی و پرانی گاڑیوں کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ
555-A Maulana Shokat Ali Road
Faisal Town, LAHORE.

FR-10

زود جام عشق
مردانہ طاقت کی مشہور دوا
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PH:047-6212434,6211434

BETA®
PIPES
042-5880151-5757238